اور یہ قدرت کے مزید انتقام کا نشانہ بنتے جا رہے ہیں۔نواز شریف کو سزا کے فیصلے پر تفصیلاً قلم اٹھایا تھا لیکن اتفاق سے اٹھارہ برس قبل کا اداریہ نگاہوں سے گزرا تو حیرت زدہ رہ گیا کہ میاں صاحب پہ مزید نیا کچھ لکھنا وقت کے ضیاع کے مترادف ہے، میاں صاحب اٹھارہ برس قبل بھی اپنی انہی حماقتوں اور جرائم کی بناء پر کوچہ اقتدار سے زندان کی سلاخوں اور ذلت و رسوائی کے اندھیروں میں کھو گئے تھے پھر قدرت نے انہیں موقع دیا اور ایک بار پھر انہوں نے اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى کا نعرہ لگایا اور خداوند قہار نے فوراً ہی اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ کی پکڑ میں لپیٹ لیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

اٹھارہ برس قبل دسمبر ۹۹ء ماہنامہ ''الحق'' میں نواز شریف کی برطرفی پر لکھی گئی ادارتی تحریر

تو منکرِ قانونِ مکافاتِ عمل تھا
لے دیکھ تیرا عرصہ محشر بھی یہیں ہے

جادۂ عظمت و اقتدار پر متمکن ''متکبر و جبار مغل شہنشاہ'' سرپٹ دوڑتا ہوا اسلامی، ملکی حدود و قیود کو روندھتا چلا جا رہا تھا اور قدرت نے بھی بطور امتحان اسکی رسی ڈھیلی چھوڑ رکھی تھی۔ اقتدار کی مست اڑانوں نے نواز شریف کو زمین و فرش پہ رہنے سے بے نیاز بنا کر (بزعم خود) عرش کے مکینوں کے ہمدوش کر دیا تھا۔ جہاں سے اس خدا فراموش اور خود فراموش فرعون کو دین و مذہب، ملک و ملت، آئین و دستور اور قوم و رعایا حقیر و فقیر نظر آ رہے تھے۔ حالانکہ اصل شریفوں کے سر عزتوں اور عظمتوں کی شرف یابی پر بارگاہ خداوند میں پھلوں سے بھری ٹہنی کی طرح جھک جاتے ہیں لیکن اس خاکی پتلے کے کاسہ سر میں تواضع، عجز و انکساری اور جذبہ خدمت خلق کے بجائے کبریائی، غرور و تکبر، نخوت و حشمت، نمود و نمائش اور ضد و انتقام کا بھوت سوار ہو گیا تھا۔ عرصہ دراز سے ملک و ملت پر اسکا منحوس سایہ حکومت کسی بدروح کی طرح منڈلاتا رہا اور غریبوں کا خون چوستا رہا۔ پاکستانی قوم دینی حلقوں اور مدارس اسلامیہ پر عرصہ حیات کو عرصہ مقتل بنا دیا تھا۔ جن علما نے انہیں مسند و اقتدار تک پہنچایا تھا۔ ان کیساتھ کیسا سلوک برتا گیا۔ شریعت بل کو ۱۹۹۰ء میں اپنے الیکشن کا ماٹو بنایا گیا لیکن جب اقتدار حاصل ہوا تو شریعت بل کیساتھ جو کچھ اس نے کیا وہ شاید یہود و نصاریٰ بھی نہ کرتے۔ نواز شریف نے اسی شیطانی جمہوری تماشے اور کرپٹ نظام کو سرکاری شریعت بل میں جس طرح تحفظ فراہم کیا اور ترامیم کے تیشے سے اسکی اصل روح ختم کر دی۔ حکمرانوں کی خواہش تھی کہ عوام کو شریعت بل اور نفاذ شریعت کا میٹھا شربت پلایا جائے تا کہ وہ بھی مسرور رہیں اور ہمیں تحفظ دینے والا شیطانی کرپٹ نظام بھی قائم و دائم رہے لیکن خدا کی قدرت دیکھئے آج اسی خودساختہ نظام کی بوسیدگی اور بوجھ تلے جیل کی

کوٹھری میں اسکا دم گھٹ رہا ہے۔آج اپنے اعمال اور کارپردازانِ حکومت کے ہاتھوں کس مقام پر پہنچ گیا ہے۔اس کے حواری مشیر (مشاہد حسین وغیرہ) بھی سلطانی گواہ بن رہے ہیں جو کل تک اس کا نفسِ ناطقہ تھا اسی طرح دیگر حکومتی افراد بھی دھڑا دھڑ سلطانی گواہ بن رہے ہیں۔ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (یٰس:٦٥) "آج ہم انکے منہ پر مہر لگائیں گے اور انکے ہاتھ باتیں کریں گے ہمارے ساتھ اور انکے پاؤں گواہی دینگے جو کچھ انہوں نے کیا ہے۔"

پھر اپنے مخالفین کو ٹھکانے لگانے کیلئے اس نے جو خصوصی عدالتیں بنا رکھی تھیں اور جن کے ذریعے سینکڑوں لوگوں کو خونِ ناحق میں نہلا دیا گیا تھا۔آج خود ان کا موجد و منصف انکی زد میں آ گیا ہے۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں لو خود ہی اپنے دام میں صیاد آ گیا

لیکن بالآخر قانونِ مکافاتِ عمل ، غریبوں اور مظلوموں کی آہوں ، شہیدوں کی بیواؤں اور یتیم بچوں کی آہوں نے اسے عرش سے سیدھا قید و زنداں کے اندھیروں میں پھینک دیا۔اہل اقتدار اور ہوس پرستوں کیلئے نواز شریف کے انجام بد میں بڑی عبرت و نصیحت ہے۔کل تک تختِ شاہی اور قصرِ اقتدار پر متمکن و فائز مغرور شخص آج دار و رسن اور قید و بند کی ذلتوں سے دوچار ہے۔ ع دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو

تاریخ اپنے آپ کو پھر سے دوہرا رہی ہے۔پاکستان کا دوسرا بھٹو اپنے انجام تک پہنچنے والا ہے۔ فرانس کے شاہی خاندان کے آخری بادشاہ کو بپھرے عوام نے محل سے گھسیٹ کر چوک میں پھانسی پر لٹکا دیا تھا،نواز شریف تو پھر بھی خوش نصیب ہیں کہ انہیں فرانس کے شاہ لوئی کی طرح ہجوم نے نہیں گھسیٹا بلکہ انہیں قومی محافظوں نے اب تک ضرورت سے زیادہ سہولتیں اور تحفظات فراہم کئے ہیں۔کل تک قانون و دستور جس کے پیر کا جوتا تھا آج وہ خود آئین کے رکھوالوں کے بھاری بوٹوں تلے دبا ہوا ہے۔کل تک جس کی جنبشِ ابرو پر جعلی پولیس مقابلوں میں گردنیں اڑائیں جاتی تھیں۔آج خود اسکی گردن پھانسی کے پھندے سے تھوڑے سے فاصلے پر ہے۔ظلم و ستم کے کوہ گراں جب قدرت اور حاکم ابد کی گرفت میں آتے ہیں تو پھر یہ حکمران روئی کے گالوں کی طرح اڑتے نظر آتے ہیں يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ (القارعة:٤:٥) سابق وزیر اعظم کے دورِ حکومت میں بی بی سی کے مطابق بارہ سو افراد نے غربت و افلاس ، بیروزگاری اور حکومتی پالیسیوں کے خلاف تنگ آکر احتجاجاً خودکشی کی۔ان سب کا خون بھی نواز شریف کی گردن پر ہے کیونکہ حضرت عمرؓ جو مسلمانوں کے خلیفہ تھے نے فرمایا تھا کہ اگر دریائے فرات کے کنارے کوئی کتا بھی بھوکا مرجائے تو روزِ قیامت اسکے بارے مجھ سے پوچھا جائیگا۔ یہاں تو ہزاروں افراد ہر روز بھوکوں مر رہے تھے۔اسی طرح صرف پنجاب میں نواز شریف اور شہباز

شریف دونوں کی ایما پر اپنے مخالفین کو جعلی پولیس مقابلوں میں بیدردی سے قتل کروایا گیا۔ پھر اسی طرح کراچی میں بھی سینکڑوں لوگوں کو مارا گیا۔ افغانستان کے بارڈر پر سینکڑوں پاکستانی طلباء کو بارڈر کراس کرتے ہوئے پکڑا گیا اور مہینوں ٹارچر سیلوں میں رکھا گیا۔ کئی عرب مجاہدین کو خفیہ طور پر قاتل حکومتوں کے حوالے کیا گیا۔ جنہیں پہنچتے ہی پھانسی پر چڑھا دیا گیا۔ لاہور اور اسلام آباد میں حکومت مخالف مظاہروں میں مختلف دینی مکاتب فکر کے لوگوں کیساتھ جو ظلم و جبر روا رکھا گیا، ایسا سلوک تو کشمیر میں ہندوستانی افواج نے حریت پسندوں کے ساتھ بھی نہیں برتا۔ کئی علما کی ڈاڑھیاں نوچی گئیں اور کئی کو شاہراؤں پر بالکل ننگا کیا گیا۔ صرف اپنی حکومت کو دوام دینے کیلئے ملک میں فرقہ واریت کا ڈرامہ رچایا گیا اور روزانہ درجنوں افراد کو ایجنسیوں کے ذریعے بیدردی سے قتل کرایا گیا۔ اس بربریت پر خدا کب تک خاموش رہتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس فرعون کی حکومت اور تکبر کو ختم کرنے کیلئے اسکے اپنے ہی خصوصی جنرل پرویز مشرف کو وسیلہ بنایا اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى سابق حکمرانوں کے جرائم کی اتنی بڑی فہرست ہے کہ یہ ادارتی صفحات اسکے متحمل نہیں ہو سکتے۔ ان کیلئے دیوانِ حشر ہی گواہ بنے گا۔ جو لوگ سابق حکمرانوں پر ترس کھانے اور پھانسی نہ دینے کی بات کرتے ہیں وہ بھی عدل و انصاف کا بول بالا نہیں چاہتے۔ زندگی و معاشرے کو بہتر اور پاک رکھنے کیلئے اللہ تعالیٰ کے دیئے گئے قوانین قصاص، دیت، حدود و تعزیرات اور جزا و سزا کا قائم رکھنا سب کیلئے برابر ہے اور اسی میں زندگی کی بقا ہے وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ ”قصاص میں تمہاری جانوں کا بڑا بچاؤ ہے“ اس سلسلے میں چاہے وہ فاطمہؓ بنت رسول اللہ ﷺ ہو یا ابن عمرؓ ہو۔ شریعت میں کسی کی بھی رورعایت نہیں۔ نواز شریف کا وزیر اعلیٰ اور دو دفعہ وزیر اعظم بننا پھر بعد میں مجرم ٹھہرنا ہمارے لئے ایک عبرت آموز کہانی ہے اور مادی زیست کی بے ثباتی، بے مروتی اور مال و متاع کے باوجود بے حسی اور تماشا گاہِ عبرت بننا ایک چشم کشا سبق ہے وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ”جس وقت وہ ہلاک ہوتا ہے تو اس کا مال اسے کچھ نفع نہیں پہنچاتا۔“ شکست وزوال اور مکافات و محاسبہ کا عمل جب شروع ہوتا ہے تو اسکی انتہا بربادی اور فنا کے آخری باب پر ہوتی ہے يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ نواز شریف کیساتھ مکافاتِ عمل کا کھیل قید و ذلت اور نتائج اخروی کی شروعات اور اسکے چہرے پر عدالت میں پیشی کے موقع پر ہوائیاں اڑنا، شرمندگی اور رونا دھونا آج تمام قوم اور بین الاقوامی دنیا ٹی وی اور ڈش کے ذریعے مزے لے کر دیکھ رہی ہے وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ”اور بہت سے چہروں پر اس دن خاک پڑی ہوگی“ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ”ان پر سیاہی چڑھی ہوگی“ کا منظر سب کے سامنے ہے کہ......

عدل و انصاف صرف حشر پر موقوف نہیں
زندگی خود بھی گناہوں کی سزا دیتی ہے